سوال

میں امریکہ سے تعلق رکھتی ہوں اور نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں ، میری پرورش ایسے ماحول میں ہوئی ہے کہ میں مرد کو اپنے اوپر حاکم نہیں بننے دیتی ، اب مشکل یہ ہے کہ میرا خاوند امریکی نہیں اور ہم آپس میں بہت ہی زیادہ متصادم رہتے ہیں ۔ مجھے اس سے زیادہ یومی امور اور قوانین کے بارہ میں علم ہے ، اور اس کی انگلش بھی کوئی اچھی اور ٹھیک نہیں ، اس لیے بعض اوقات مجھے اس کے لیے کچھ تشریح بھی کرنا پڑتی ہے ، اس لیے کہ وہ اپنے ملک کے حالات کا عادی ہے اور اپنی ثقافت پر ہی قائم ہے ۔ عام مقامات پر غالبا میں ہی بات چیت کرنے کا فرض ادا کرتی ہوں جو کہ اسے غضبناک کرتا ہے اور اسے اچھا نہیں لگتا ، لیکن میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ ہی ایک ایسا طریقہ ہے جس پر چل کر ہم غالب معاملات کو صحیح طور پر مکمل کر سکتے ہیں ۔ اب ہمارے درمیان بہت زیادہ اختلافات ہونے لگے ہیں ، میں یہ نہیں جانتی کہ میں کس طرح ایک اسلام کو مطلوب بیوی بن سکتی ہوں ، کیونکہ میں ابھی اسلامی تعلیمات کی تعلیم کے مرحلہ میں ہوں ، اور میری سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ میں اسے تبدیل کس طرح کروں ؟ اور مشکلات کو کس طرح کم کر سکتی ہوں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اول :

ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو قبول اسلام کی توفیق دی اور اس کی ھدایت نصیب فرمائی ، اور اللہ تعالی نعمتوں میں سے اپنے بندے پر یہ نعمت ہی سب سے بڑی ہے ۔

ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کے خاوند پر آپ کے کچھ حقوق مقرر کیے ہیں ، اور آپ پر بھی آپ کے خاوند کے کچھ حقوق واجب کیے ہیں ، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (10680) کا مراجعہ کریں ۔

اس لیے ضروری ہے کہ آپ پر اللہ تعالی نے جو کچھ خاوند کے حقوق واجب کیے ہیں اسے ادا کرتی رہیں ، اور شریعت اسلامیہ نے خاوند کے حقوق کو بہت ہی عظیم بنایا ہے اس لیے کہ اس میں ایک مسلمان گھرانے کی تعمیر میں بہت ہی اہمیت پائی جاتی ہے ۔

اور پھر اس پر اللہ تعالی نے اپنے خاندان کی ضروریات و مصالح اور اس کی دیکھ بھال واجب کی ہے ۔

اور ایک مسلمان عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ معاملات کرنے میں عقل مندی اور حکمت سے کام لے ، تو انسان کو عادتا اچھی اور نرم بات اپنا اسیر اور قید بنا لیتی ہے ، اور اچھے معاملات بھی اسے اپنا مقید کر لیتے ہیں ، تو اگر اس طرح کی چیز اس کی شریک حیات اور دکھ درد کی ساتھی سے صادر ہو تو اس کا اثر تو بہت ہی زیادہ ہوتا ہے ۔

اور پھر ایک عقلمند عورت ہر اپنے معاملات اور تصرفات میں ہر اس چیز سے دور رہتی ہے جو اس کے خاوند کو بری لگتی ہو ، اور ہر فعل سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے جو اس کے خاوند کو پریشان کرتا ہو ، اور وہ یہ کوشش نہیں کرتی کہ اپنی شخصیت کو خاوند پر ٹھونسے ، کیونکہ مرد کے پاس تو سلطہ ہے اور اس پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے ، بعض معین موقعوں پر اسے نقص اور کمی کا شعور دلانا اسے غصہ دلاتا ہے اور تصرف میں عدم احسان کی طرف لے جاتا ہے ، کچھ تو نے تو یہ کہا ہے کہ :

مثالی بیوی وہ ہے جسے ازدواجی موافقت کا فن آتا ہو ، اور خاوند کی اطاعت اور اس کے احترام اور اپنی کامیاب برابر شخصیت کی تعبیر میں توازن قائم کر سکتی ہو ۔

اور آپ کا اس کی طرف سے لوگوں سے بات چیت کرنا شرعا جائز ہے - اس لیے کہ وہ آپ کی قومی زبان نہیں جانتا - لیکن جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا گیا ہے کہ اس طرح کے فعل اور تصرف کرنے میں آپ حکمت سے کام لیں ، آپ اس کام کے کرتے وقت اسے یہ احساس نہ ہونے دیں کہ اس میں کمی یا نقص ہے ، اور اس کی اہمیت ہی نہیں بلکہ لوگوں سے بات چیت میں بار بار آپ اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے مشورہ لیں اور اس کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی فیصلہ نہ کریں ۔

اور جس سے آپ بات کر رہی ہوں وہ آپ کے خاوند کی قدر و قیمت محسوس کرے ، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اسے یہ محسوس کرائیں کہ وہ اپنی زبان میں آپ سے بھی زیادہ ماہر ہے اور اسے فوقیت ہے ، اور آپ دونوں مل کر ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں ، آپ انگلش سکھانے میں اس کا تعاون کریں اور وہ آپ کو اپنی زبان سکھانے میں آپ کا تعاون کرے ۔

ہم تو آپ کو یہی نصیحت کریں گے ، اور یہی ایک چیز ہے جو اس کے غصہ کو روک سکتا ہے یا پھر اس طرح کے تصرفات سے اسے باز رکھ سکتا ہے ، اور یہ معاملہ صرف کچھ وقت تک ہو گا حتی کہ وہ انگلش سیکھ لے اور اپنے معاملات خود حل کرنے لگے ۔

دوم :

آپ کو ایک صالحہ اور نیک بیوی بننے کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے آپ پر واجب کیا ہے اس کی معرفت رکھیں اور اس پر عمل کریں ، اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ فاضلہ قسم کی عورتوں اور صحابیات کے اخلاق معاملات کو نبھانے میں اچھے اور احسن انداز کو بھی جانیں ، یہ چیز آپ سے کوشش اور جہد کی محتاج ہے حتی کہ آپ اس کی عادی ہو جائیں لیکن یہ چیز کوئی مستحیل نہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(علم تو سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے ، اور حلم و بردباری تو اس کے اختیار کرنے سے ہوتی ہے ، اور جو کوئی بھی خیر تلاش کرتا ہے اسے خیر عطا کی جاتی ہے ، اور جو کوئی بھی شر اور برائی سے بچتا ہے اسے اس سے بچایا جاتا ہے) اسے دار قطنی نے " الافراد " میں روایت کیا ہے ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (2328) میں حسن قرار دیا ہے ۔

اسی طرح کی کچھ صفات اور اخلاق کے بارہ میں ایک عقل مند ماں نے اپنی بیٹی کو شادی سے قبل وصیت کی تھی جو کہ ایک جامع وصیت ہے ، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو ان صفات کی حامل بنائے ۔

ماں نے اپنی بیٹی کو وصیت کرتے ہوئے کہا :

میری پیاری بیٹی تو اس گھر کو چھوڑ رہی ہے جہاں تو پیدا ہوئی ، اور تیرا وہ گھروندا جہاں تو ایک ایسے شخص کے پاس جا رہی ہے جسے تو جانتی بھی نہیں اور ایسے قرین اور ساتھی کے پاس جا رہی ہے جس سے تو مانوس و مالوف نہ تھی ، تو اس کے لیے لونڈی بن کر رہے گی تو وہ تیرا غلام بن جائے گا ، اور اس کے لیے دس خصلتوں کی حفاظت کرنا یہ تیرے لیے ذخیرہ بنے گا :

پہلی اور دوسری خصلت یہ ہے کہ :

خاوند کے لیے قناعت کے ساتھ عاجزی کرنا ، اور اس کی اچھی طرح سمع و اطاعت کرنا ۔

تیسری اور چوتھی :

اس کی آنکھ اورناک کے بارہ میں خیال رکھنا، تواس کی آنکھ تیرے کسی قبیح کام پر نہ پڑے اور تجھ سے وہ اچھی خوشبو ہی سونگھے ۔

پانچویں اورچھٹی :

اس کی نینداورکھانے کے اوقات کاخیال کرنا، اس لیے کہ بھوک کی حرارت جلن پیدا کرتی ہے ، اورنیند کی کمی غضبناک کردیتی ہے ۔

ساتویں اور آٹھویں :

اس کے مال کی حفاظت کرنااوراس کے بچوں اورعزت کاخیال رکھنا ۔

نویں اوردسویں :

مال میں اچھے انداز سے تصرف کرنااس کی بقاء اورسہارا ہے ، اورعیال میں اس کا سہارا حسن تدبیر ہے ۔

سوم :

خاوند پر بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے رب کا تقوی اورڈراختیار کرتے ہوئے اپنی بیوی کے حقوق میں کمی نہ کرے ، اورجس طرح اللہ تعالی نے اس پر بیوی کے حقوق واجب کیے ہیں انہیں ادا کرے ، اوراسے یہ جاننا ضروری ہے کہ لوگ کئی قسم کے ہوتے ہیں ، اورجسے وہ جانتا ہے بہت سے دوسرے اس سے جاہل ہیں ، اورجس سے وہ جاہل ہے اسے بہت سے دوسرے جانتے ہیں ۔

اوراس کے ساتھ معاملات نپٹانے اوراس کی نفع مندچیز کا بتانے اورخیر کی طرف راہنمائی کرنے اوراس کے لیے ترجمہ کرنے کے لیے کسی ایسے شخص سے جس پر بھروسہ بھی نہ ہو اوراس کی امانت پر بھی یقین نہ ہو ایسے شخص سے بہتر تواس کی بیوی ہے جوکہ سب کام کرتی ہے ، اورپھر علم اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ اسے حاصل نہ کیا جائے ، اورعلم کی راہ کوشش اورجدو اوراجتھاد کی راہ ہے ۔

آپ اپنے خاوند کو نصیحت کریں کہ غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھا کرے ، اور غصہ بھی اس وقت ہوا کرے جب اللہ تعالی کی حرمت کو پامال کیا جائے اس حالت میں غصہ ایک اچھی چیز ہے ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

11440